پہلا خطبہ محرم

شہادت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

ترجمہ: اور نہ کہو ان کو جو مارے گئے خدا کی راہ میں کہ مردے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔

حضرات گرامی! اسلام کے گلشن کو کن شہدائے اسلام نے اپنا قیمتی خون دے کر سدا بہار کیا ہے۔ ان میں حضرت امیر المومنینؓ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔ آپ آسمان عدالت وشجاعت پر آفتاب بن کر چمکے اور اسلام کو ماہتاب عالمتاب بنا دیا آپ کو ہمیشہ یہ آرزو رہا کرتی تھی کہ اے مولیٰ کریم مجھے اپنے راستہ میں شہادت کے درجہ سے سرفراز فرما۔ چنانچہ آپ سفر حج سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں کنکروں کا بستر بنا کر لیٹ گئے۔ آسمان کی طرف دیکھا، تو چاند اپنی دھیمی کرنوں سے پورے صحرا کو روشن کر رہا تھا۔ آپ نے اسے نظر جما کر دیکھنا شروع کر دیا۔ چاند پر مختلف کیفیتیں وارد ہوئیں۔ کبھی چھوٹا ہوا کبھی بڑا اور رات بھر اس کی مختلف شکلیں بدلیں آخر شب جب چاند کمال سے زوال کی طرف آیا اور اس میں پہلے کی نسبت دھیما پن آ گیا حضرت فاروق اعظمؓ چاند کی طرف دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ الٰہی مجھے بھی اس چاند کی طرح مختلف ادوار سے گزرنا پڑا ہے۔ اب میں پوری دنیا کو عدل وصدق کی روشنی دینے کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ میرے قویٰ کمزور ہو گئے اور ہڈیاں ضعیف ہو گئیں، اب میں بار خلافت کا متحمل نہیں۔ الٰہی میں تیرا عاجز بندہ ہوں مجھے اپنے رفقاء کے ساتھ مسکن عطا فرما دے، چنانچہ آپ نہایت رقت اور سوز وگداز کے عالم میں دعا کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے ہیں۔

دعائے فاروق اعظمؓ

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے راستہ میں شہادت پانے کا سوال کرتا ہوں اور تیرے حبیب ﷺ کے شہر میں موت چاہتا ہوں۔

دعائے فاروقؓ

فاروق اعظمؓ کے دل سے نکلی ہوئی یہ دعائے سحر گاہی بارگاہِ ایزدی میں قبول ہوگئی اور آپ کے سامنے ان احوال وآثار کاظہور ہونے لگا جن کی تعبیر آپ کی شہادت کا عنوان تھی۔ چنانچہ آپ سفر حج سے واپس مدینہ تشریف لائے تو حضرت کعبؓ نے آپ کے اوصاف ومحاسن بیان فرماتے ہوئے کہا میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کا حسن تدبیر اور دائرہ خلافت کی تکمیل کے جوخاکے تورات میں موجود ہیں۔ ان سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خداوند قدوس آپ سے وہ تمام کام لے چکا ہے جس کے لیے آپ کو دامن نبوت سے وابستہ کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ کیا میرا ذکر تورات میں بھی ہے۔ انہوں نے فرمایا! ہاں _____ اس پر فاروق اعظمؓ نے بھیگی آنکھوں سے فرمایا کہ اے کعبؓ! یہ سب سرکار عالم ﷺ کی صحبت اور ذات گرامی کی برکات کا نتیجہ ہے۔

قرآن کی تائید

قرآن مجید میں اس کی تائید موجود ہے کہ سرکار عالم ﷺ کے صحابہؓ کا تذکرہ تورات وانجیل میں بھی موجود تھا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ

ترجمہ: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں، تو دیکھے ان کو رکوع میں اور سجدے میں، ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی

خوشی،بشاشی ان کی ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے، یہ شان ہے ان کی تورات میں اور مثال انکی انجیل میں۔

دعا منظور ہوگئی

سیدنا فاروق اعظمؓ نے اپنی شہادت کے لیے جو دعا مانگی تھی، وہ بارگاہِ ایزدی میں منظور ہوگئی ابو لولو جو مغیرہ بن شعبہؓ کا غلام تھا۔ ایران کا مجوسی تھا۔ وہ ہر وقت فاروق اعظمؓ کی فتوحات کی خبروں سے کڑھتا رہتا تھا۔ خصوصاً امیر المومنین کے دورِ خلافت میں ایرانی فتوحات کی خبروں نے تو اس کے دل و دماغ کو جلا کر بھسم کر دیا تھا۔ وہ اسی فکر میں رہتا کہ اپنے ہم مذہب، ہم مسلک اور ہم وطنوں کا کسی نہ کسی طرح فاروق اعظمؓ سے بدلہ لیا جائے چنانچہ ایک دن وہ فاروق اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ میرا آقا مجھ سے زیادہ ٹیکس وصول کرتا ہے۔ آپ اس سے باز پرس کر کے میرا ٹیکس کم کرا دیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے اس سے سوال کیا کہ تم کتنا ٹیکس دیتے ہو۔ اس نے کہا کہ دو درہم۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو کوئی زیادہ نہیں ہیں۔ تمہارے فن اور کاریگری کے لحاظ سے اتنا ٹیکس کوئی گراں بار نہیں۔ اس لیے مغیرہ بن شعبہؓ کو اس سے کم کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سن کر ابولولو سیخ پا ہو گیا اور اندر ہی اندر جلتا بھنتا واپس چلا گیا۔ مگر اس کی آتش حسد اور جذبہ انتقام اور بھی بھڑک اٹھا۔

فاروق اعظمؓ نے ابولولو کو طلب کیا

ایک دن حضرت فاروق اعظمؓ نے ابولولو کو طلب کر کے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تو بہت اچھی چکی بنا لیتا ہے۔ اس لیے میں نے تجھے طلب کیا ہے۔ تا کہ ایک چکی مجھے بھی بنا کر دو! اس پر ابولولو نے کہا میں آپ کیلئے ایسی چکی تیار کر کے دوں گا۔ جس کی شہرت مشرق و مغرب تک ہوگی۔ اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ میں تلوار کی کاٹ سے آپ کے تن بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کروں گا اور یہ واقعہ مشرق و مغرب میں شہرت حاصل کرے گا۔ کیونکہ فاروق اعظمؓ کا قتل کرنا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک عالم اس سے حیران و ششدر ہو جائے گا۔ سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ اس کی دھمکی کو اپنی بصیرت سے بھانپ گئے اور اپنے رفقا سے فرمایا کہ اس غلام نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے۔

مقدمہ رجسٹرڈ نہیں کیا

اگرچہ ابولولو نے اپنے الفاظ میں حضرت فاروق اعظمؓ کو قتل کی دھمکی دی تھی اور آپ نے اس کو محسوس بھی فرمالیا تھا۔مگر اس کے خلاف کوئی فردِ جرم عائد کر کے مقدمہ رجسٹرڈ نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عدالت میں جب تک جرم واضح اور آشکار نہ ہو اس وقت تک اس پر احتساب نہیں کیا جاتا۔بغیر جرم کے کسی کو قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کرنا اسلامی ریاست کے سربراہ اور حکمرانوں کو کبھی بھی زیب نہیں دیتا۔

حضرت فاروق اعظمؓ پر نماز میں حملہ

سیدنا فاروق اعظمؓ نماز خود پڑھایا کرتے تھے۔اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی ریاست کے سربراہ کیلئے امامت خطابت سرانجام دینا بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا اسلامی مملکت کے دوسرے امور کی طرف توجہ دینا اہم ہے۔آخر وہ دن آپہنچا۔آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے مکبر نے تکبیر کہی اور آپ نے حسب معمول صفیں درست کرا کے اللہ اکبر پکار کر امامت شروع کرادی۔ابولولو مجوسی جو آپ کے عقب میں بظاہر نماز کے لیے کھڑا تھا۔لیکن دراصل وہ اس مذموم مقصد کے لیے تیار ہو کر آیا تھا کہ فاروق اعظمؓ جونہی نماز شروع کرائیں گے۔پیچھے سے خنجر کے پے در پے وار کر کے آپ کو شہید کر دیا جائے۔

اس مقصد کے لیے وہ زہر میں بجھا ہوا تیز دھار خنجر بھی اپنے ازار بند میں چھپا کر لایا ہوا تھا۔فاروق اعظمؓ نے تکبیر کے بعد قرات شروع فرمائی تو ابولولو بدبخت نے خنجر سے فوراً حملہ کر دیا اور یہ حملہ اس تیزی سے کیا کہ چند منٹوں میں فاروق اعظمؓ زخمی ہو کر گر پڑے اور مصلے پر خون میں لت پت ہو کر تڑپنے لگے۔

اہمیت نماز

حضرت فاروق اعظمؓ نے زخمی ہو کر گرتے وقت بھی فوراً حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا بازو پکڑ کر مصلے پر امامت کے لیے کھڑا دیا اور اشارہ سے نماز مکمل کرنے کا حکم دیا۔حضرت عبدالرحمٰنؓ نے

امیر المومنین کے تڑپتے ہوئے جسم اطہر کو دیکھنے کے باوجود بھی اللہ کی نماز اور نیاز کو پورا کرنا ضروری سمجھا۔ کیونکہ زندگی کیا ہے۔ راہ محبوب میں جان دینا ہی تو زندگی ہے۔ زندگی آمد برائے بندگی! یہ زندگی کی معراج ہے کہ انسان اپنی محبوب متاع لٹتی دیکھے پھر بھی دربار ایزدی میں محوسجدہ رہے اور اپنی تمام نیازمندیوں اور آرزوں کا مرکز اسی ذات باری کو قرار دے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: فرما دیجیے میری نماز اور قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو پالنے والا ہے۔ دونوں جہانوں کا۔

میں قربان اس امام کے جس نے امام المسلمین کو تڑپتے دیکھ کر بھی رب کی نماز کو ادا کر کے اپنی عبدیت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور میں سو جان سے قربان اس فاروق اعظمؓ پر جس نے حضرت عبدالرحمٰن کا بازو پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر کے یہ سبق دیا کہ میری جان جائے تو جائے لیکن محبوب کی نماز نہ جائے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

سیدنا فاروق اعظمؓ کے نقش قدم پر

پہلی محرم کو مصلے پر تڑپتے ہوئے نماز کو مکمل کرانے والے فاروق اعظمؓ مدینہ یونیورسٹی کے اول پرنسپل تھے۔ جنہوں نے خون میں نہا کر نماز ادا کرنے کا سلیقہ بتایا اور سیدنا حسین بن علیؓ اسی مدینہ یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ جنہوں نے سیدنا فاروق اعظمؓ کے تڑپتے ہوئے جسم اور ادائے عاشقانہ سے نماز پڑھنا سیکھا اور اسے دس محرم کو میدان کربلا میں اپنے عمل سے ادا کر کے دنیا کو یہ دکھا دیا کہ

نہ مسجد میں نہ مندر میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

حسین بن علیؓ کی نماز نمونہ تھی۔ اس نماز کا جو انہوں نے اپنے مقتدا اور پیشوا سیدنا فاروق اعظمؓ سے سیکھا تھا۔ امام عاشقاں سیدنا فاروق اعظمؓ نے یکم محرم کو جس نماز کی ابتدا کی تھی۔ حضرت حسین بن علیؓ نے دس محرم کو خون میں نہا کر اس نماز اور سجدوں کی تکمیل کر دی۔ اس لیے عشق سیدنا فاروق اعظمؓ اور عشق حسینؓ کے اس حسین امتزاج کو ایک آنکھ سے دیکھ کر نمازِ عشق و محبت کا فیصلہ کرنا چاہیے! جس مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ شہادت کے سیدنا فاروق اعظمؓ صدر تھے حسین ابن علیؓ اس یونیورسٹی کے شعبہ شہادت کے نونہال اور بے مثال سپاہی اور جرنیل تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کا گواہ

قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں شہدا کی حاضری ہوگی تو ہر شہید کی شہادت کا گواہ مختلف ہوگا۔ کسی شہید کی شہادت کا گواہ قرآن ہوگا۔ کسی کی شہادت کی گواہی احد دے گا۔ کسی کی گواہی میدان بدر دے گا۔ کسی کے حق میں مکہ کی گلیاں بولیں گی۔ کسی کے لیے صحرا و دشت و نگر بولیں گے۔ مگر میں قربان جاؤں سیدنا فاروق اعظمؓ کے جب ان کی باری آئے گی تو مسجد نبوی کا محراب بولے گا کہ مولیٰ کریم فاروقؓ سے نہ پوچھو مجھ سے پوچھو میں تیرے آخری پیغمبر کے سجدوں اور صداقت کا گواہ ہوں تو سیدنا فاروق اعظمؓ کے سوزِ قرآن اور شہادت کا گواہ بھی میں ہوں!

اس کی گواہی کے بعد شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ کی صداقت کا عَلَم پوری دنیا میں بلند کر دیا جائے گا۔ جس مقدمہ کے گواہ مقدس ہوں ان پر جرح نہیں ہو سکے گی! شہید محراب سیدنا فاروق اعظمؓ ان سعادتوں سے سرفراز کیے جائیں گے جن کی مثال ڈھونڈے سے نہ مل سکے گی۔ مسجد نبوی کا محراب جو نبوت کے سجدوں سے مزین ہے۔ وہ قیامت کے دن سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کا گواہ ہوگا۔ یہ عظیم شہادت بخت سکندری کی دلیل ہے۔ اے سیدنا فاروق اعظمؓ! آپ کے سوا اس خوش نصیبی سے کون سرفراز ہو سکتا ہے۔ آخر کیوں نہ ہوتا دعا بھی تو یہی کی تھی کہ مولا مجھے دیارِ رسول ﷺ کی شہادت کی عظمت سے مالا مال فرما۔۔۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

صحابہؓ تڑپ گئے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے نماز پڑھائی اور جونہی نماز پوری ہوئی صحابہ کرام رضوان اللہ

علیہم اجمعین تڑپ گئے ۔ پوری مسجد نبوی میں کہرام بپا ہو گیا ۔صحابہ کرام پر ایک اضطراب کی کیفیت طاری ہو گئی ۔ اے اللہ! اب کیا ہو گا۔ اسلام کا بے مثال اور بہادر جرنیل اگر اس طرح دنیا سے رخصت ہو گیا تو اسلام کا کیا ہو گا۔ کیونکہ اسلام کی عمر بھی تو عمرؓ کے ہاتھوں بڑھی اور چاردانگ عالم میں اس کی بہاریں چھا گئیں۔ صحابہ کرام، سیدنا فاروق اعظمؓ کے گرد محراب کے قریب جمع ہو گئے۔ ہر کسی کی زبان سے آپ کی صحت و عافیت کی دعائیں نکل رہی تھیں۔ اسی حالت میں آپ کو بیت خلافت میں لے جایا جاتا ہے آپ کی زندگی کو بچانے کے لیے ہر ممکن تدبیر کی جاتی ہے۔

حکیم بلایا گیا

آپ کے علاج کے لیے مدینہ کے مشہور طبیب کو بلایا گیا انہوں نے دوا پلائی مگر آپ کے ان زخموں کے راستے وہ نکل گئی۔ جو خنجر کے مسلسل واروں کی وجہ سے آپ کے جسم اطہر میں موجود تھے۔

دوا کی بجائے دعا کی تاثیر

آپ نے فرمایا کے مجھے اب دوا کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ دوا اب اپنا اثر کھو چکی ہے مجھے میرے خدا کے سپرد کر دو مجھے بتلاؤ کہ میرا قاتل کون ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین آپ کا قاتل ایک مجوسی غلام ہے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مرے خون سے کسی مسلمان کے ہاتھ رنگین نہیں ہوئے!

معلوم ہوتا ہے کہ اب دوا کا وقت ختم ہو چکا تھا......اور دعا کا وقت شروع ہو گیا تھا۔ کیونکہ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ نے دعا مانگی تھا کہ

اللّٰھم انی اسئلک شھادۃً فی سبیلک و وفاۃ فی بلد رسولک

دوا کی تاثیر ختم......اور دعا کی تاثیر شروع

پہلوئے حبیب میں دفن کی آرزو

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ جو آپ کے فرزند ارجمند تھے۔ ان سے فرمایا کہ بیٹا اپنی روحانی ماں سیدہ

عائشہؓ کے در دولت پر جاؤ اس عفیفہ کائنات سے عمرؓ کا سلام عرض کر کے درخواست کرنا کہ حضرت محمد ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کے لیے چند ہاتھ زمین مجھے مرحمت فرمادی جائے تو اس کا احسان مند رہوں گا۔ اگر سیدہ مجھے اس دولت سے مالا مال فرمادیں تو یہ میری زندگی کا وہ سرمایہ ہوگا جو کسی عرشی اور فرشی کو بھی نہیں ملا ہوگا۔ مجھے اس پر فخر ہوگا اور میرے لیے اس سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں ہوسکتا!

ماں نے بیٹے کی درخواست منظور کر لی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے جب سیدنا فاروق اعظمؓ کی یہ درخواست حضرت ام المومنین کی خدمت میں پیش کی تو اس مادر امت نے روتے ہوئے حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کو روضۂ رسول ﷺ میں دفن ہونے کی اجازت دے کر جنت میں سونے کی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اجازت دے دی۔

آخر! سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہؓ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی تائید کو کیسے فراموش کرسکتی تھیں۔ اس وقت جب کہ سارا عالم ان کے لیے غم واندوہ کا ایک طوفان دکھائی دے رہا تھا۔ اس گھٹا ٹوپ غم کے اندھیرے میں اگر کسی نے روشنی کا چراغ جلاتے ہوئے سیدہ کی طہارت وتقدس کا اعلان فرمایا تو صرف اور صرف سیدنا فاروق اعظمؓ تھے...... آپ نے برملا فرمایا تھا کہ...... یا رسول ﷺ آپ پاک ہیں خداوند قدوس آپ کو ناپاک بیوی نہیں دے سکتا۔ اس لیے میں برملا کہتا ہوں کہ عائشہؓ پاک ہیں اور ان پر الزام ناپاک ذہنیتوں کا شاخسانہ ہے۔ انہوں نے آپ کی صفائی میں یہ جملہ فرمایا: **سبحانک هذا بهتان عظیم**...... عرش اعظم سے بھی سیدنا فاروق اعظمؓ کی تائید کی گئی اور جو جملہ سیدنا فاروق اعظمؓ کی زبان مبارک سے فرش پر نکلا تھا۔ وہی فرمان الٰہی کی صورت میں عرش سے جاری کردیا گیا **سبحانک هذا بهتان عظیم**...... سورۂ نور۔

حضرت ابن عمرؓ نے واپس پہنچ کر جب یہ خبر سیدنا فاروق اعظمؓ کو سنائی کہ حضرت عائشہؓ نے روضۂ رسول ﷺ میں دفن ہونے کی اجازت عنایت فرمادی ہے۔ تو سیدنا فاروق اعظمؓ اس مجروح کے ساتھ ہی سجدے میں پڑ گئے اور روتے ہوئے فرمایا کہ

الحمد للّٰہ ما کان شئی اھمّ الیّ من ذالک المضجع.....

اللہ تعالی کا شکر ہے کہ میرے لیے اس مدفن سے اہم دنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے۔اپنے محبوب کے روضے میں دفن ہونا آپ کے لیے دنیا و مافیہا کی دولت سے بھی بڑھا ہوا تھا۔اس لیے آپ نے اس دولت کونین کے حاصل ہونے پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا۔کیونکہ خدا کا ذکر اور خدا کا شکر اس کے مقربین کا محبوب سرمایہ ہوا کرتا ہے!

خلافت بورڈ

سیدنا فاروق اعظمؓ نے اپنی زندگی کے آفتاب کو ڈوبتا ہوا محسوس فرمایا تو آپ نے اسلامی ریاست کا انتظام و انصرام سنبھالنے کے لیے ایک بورڈ تجویز فرمادیا جو اپنے میں سے کسی ایک پر متفق ہو کر خلافت کے لیے اسے منتخب کرلیں اور پوری امت اس کی اطاعت میں گردنیں جھکا دے! خلافت کے لیے جن ارکان کے نام آپ نے تجویز فرمائے۔اس کی وجہ انتخاب اور وجہ ترجیح بھی ساتھ ہی بیان کردی تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ میں نے ان کو کسی ذاتی پسند یا ناپسندیدگی کی بنیاد پر نہیں بلکہ زبان نبوت سے ان کے سنے ہوئے فضائل کی بنیاد پر خلافت بورڈ کا رکن بنایا ہے۔ ان عظیم شخصیتوں کے اسمائے گرامی اور فضائل کا تذکرہ اس طرح فرمایا:

(۱) حضرت علیؓ......

فضلیت: قیامت کے دن جہاں میں ٹھہروں گا۔علیؓ کا ہاتھ مرے ہاتھ میں ہوگا۔

(۲) حضرت عثمانؓ......

فضلیت: سرکار دو عالم نے فرمایا کہ اے عثمانؓ تہجد کی نماز پڑھتا ہے تو آسمان کے فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔یہ بات حضرت عثمان کے ساتھ مخصوص ہے۔عثمانؓ کو اللہ تعالی سے اس قدر حیا آتی ہے کہ اس سے گناہ سرزد نہیں ہوتا!

طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ

فضلیت: نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ اونٹنی سے آپ کا کجاوہ گرنے

لگا۔سردی کا سخت موسم تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس عالم میں تیرے نبی کا جو شخص کجاوہ درست کردے تو اس سے راضی ہوجا حضرت طلحہؓ نے آپ ﷺ کی اس دعا کو سن کر جلدی سے آپ ﷺ کا کجاوہ درست کردیا۔اس پر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے طلحہ! یہ جبرائیل ہے اور تجھے سلام عرض کرتا ہے اور قیامت میں تیرے ساتھ رہنے کا وعدہ کرتا ہے۔تا کہ تجھے تکلیف نہ ہو!

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فضیلت: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ آرام فرمارہے تھے حضرت زبیر بن عوامؓ نے رات بھر آپ پر پہرہ دیا۔جب آپ بیدار ہوئے اور زبیر کو پہرہ دیتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اے زبیر! یہ جبریل ہے تجھ کو سلام کہتا ہے آج تو نے مجھ پر پہرہ دیا ہے کل قیامت کے دن میں تیرا پہرہ دار ہوں گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

فضیلت: سرکار دو عالم ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تھے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرۃؓ آئیں ان کے ہمراہ حسنؓ و حسینؓ تھے۔وہ دونوں رو رہے تھے اور حضرت سیدہ فاطمہؓ ان کی وجہ سے رو رہی تھیں۔آنحضرت ﷺ نے انہیں روتے دیکھ کر فرمایا کہ کیوں رو رہے ہیں۔عرض کیا کہ بھوک کی وجہ سے!

حضور ﷺ نے فرمایا کی یا اللہ اس آدمی کو نیک بخت بنا جو ان کو کھانا کھلائے اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔دیکھا تو عبدالرحمٰن بن عوف کھانے کا تھال لیے کھڑے ہیں۔عرض کیا کہ حضور ﷺ! یہ کھانا حاضر ہے۔آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ میں تجھے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔اوکما قال۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فضیلت: غزوہ احد میں جب زور کا معرکہ ہو رہا تھا تو سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے تیر بھی حضرت سعد بن ابی وقاص کے حوالے کر کے انہیں آفرین دیتے ہوئے فرمایا کہ فداک ابی

وامی یا سعد. ارم یا سعد فداک ابی وامی. اس روز تیرہ دفعہ سرکار دوعالم ﷺ نے اس دعا کو دہرایا۔

ان ارکان کے فضائل بیان فرمانے کے بعد سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس جماعت پر بدگمانی کرے گا۔ وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ چنانچہ اس خلافت بورڈ نے باہمی مشاورت کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرلی جن میں حضرت علی مرتضیٰؓ بھی شامل تھے۔ اس طرح آپ نے جان جانِ آفرین کے سپرد کرنے سے پہلے امتِ مسلمہ کو ایک عظیم شخصیت کے ہاتھ پر جمع کردیا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت

مدفن کی اجازت اور امت کے اہم امور میں اپنی تجویز کردہ ہدایات کے بعد آپ اپنے مولی کریم کی بارگاہ میں ہمہ تن متوجہ اور مصروف ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر اور امتِ محمد ﷺ کے غم میں ڈوبے ہوئے بالآخر عدل وانصاف کا یہ ماہتاب عالمتاب یکم محرم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رفیق اعلیٰ لیے ابدی نیند سوگیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**

آپ کی شہادت پر پورا عالم سوگوار ہوگیا

حضرت علی مرتضیٰؓ نے جب آپ کی وفات اور شہادت کی خبر سنی تو آپ فوراً سیدنا فاروق اعظمؓ کے گھر پہنچے اور اتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کے چہرہ اقدس سے چادر اٹھائی اور رخِ انور کو دیکھ کر فرمایا کہ

یرحمک اللہ فواللہ ماکان فی الارض رجلاً احب الی ان القی اللہ لصحیفۃ من صحیفتک

ترجمہ: اے عمرؓ! اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ خدا کی قسم مجھے اللہ کی زمین پر کوئی شخص آپ سے زیادہ محبوب نظر نہیں آتا جس کے اعمال کو آپ کے نامہ اعمال کی مثال بنا کر اللہ کے ہاں حاضری دوں!

سعید بن زیدؓ جو کہ عشرہ مبشرہ میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے انکی زندگی میں جنت کی بشارت دی تھی۔ آپ نے حضرت عمرؓ کی شہادت پر روتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ **ابکی علی**

الاسـلام.....آج میں اسلام کے لیے آنسو بہارہا ہوں۔ معلوم ہوا کہ حضرت سعید بن زیدؓ، حضرت فاروق اعظمؓ کی وفات کو اسلام کے لیے المیہ سمجھتے تھے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے غمزدہ ہو کر فرمایا کہ اگر عمرؓ کسی کتے کو محبوب رکھتے ہوں گے تو میں اس سے بھی پیار کروں گا۔

شہادت سے قبل مسلمانوں کو آخری وصیت

سیدنا فاروق اعظمؓ نے وفات سے قبل ملتِ مسلمہ کو جس قیمتی اور ناقابلِ فراموش وصیت سے نوازا، وہ تاریخ سیدنا فاروق اعظمؓ کا سنہری باب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ

علیکم بکتاب الله فانکم لن تضلو امااتبعتموه (ازالۃ الخفا)

ترجمہ: اے مسلمانو! اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) کو مضبوطی سے پکڑو۔ جب تک تم نے قرآن مجید کی اتباع کی تم کبھی گمراہ نہیں ہو سکو گے!

یا معشر قریش انی لا اخاف الناس علیکم انما اخافکم علی الناس. انی قد ترکت فیکم ثنتین لن تبر کو انجیر ما لزما الز متمو هما العدل فی الحکم والعدل فی القسم. (ازالۃ الخفا)

فیصلہ کے وقت انصاف اور تقسیم کے وقت انصاف پر دو اصول ایسے ہیں جو کسی بھی معاشرے کو خوب سے خوب تر بناتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے بھی کتاب اللہ کی پیروی اور عدل وانصاف کا دامن امت کے ہاتھ میں دے گئے۔ خدا کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اس رجل عظیم کی تربیت پاک پر جس کے دورِ عدل وانصاف کو آج بھی اپنے اور بیگانے بطور مثال اور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

سرکارِ دوعالم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبرؓ کے پہلو میں آپ کو دفن ہونے کے لیے جگہ ملی جس جگہ پر خدا کی کروڑوں رحمتیں شب وروز برستی ہیں۔ سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کا مزار وہیں پر بنا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

کوئی اہل بیت سے آپ کو جو نکال دے یہ مجال کیا
کہ عمرؓ کی تربت پاک بھی تو رسول ﷺ کے گھر میں ہے۔

حضرات گرامی! شہادت حضرت فاروق اعظمؓ کے واقعات سے معلوم ہوا کہ یکم محرم کو حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت نے ہمیں جو سبق دیے تھے۔ آج بھی شہدائے اسلام کے مقدس تذکروں میں وہ ہمارے لیے مشعل راہ اور سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آیئے آج ہم سب مل کر اس شہید منبر ومحراب کو سلام پیش کریں۔ جس نے اسلام کو ایک مضبوط اور ناقابل تسخیر قوت بنا کر پوری دنیا میں اسلام کا سکہ بٹھا دیا۔

وما علینا الا البلاغ المبین